اقوال زریں

- جھوٹ معاشرے کا سب سے بڑا ناسور ہے۔
- بدلہ لینے سے بہتر ہے کہ معاف کر دیا جائے۔
- فوراً معاف کر دینا شرافت اور بدلہ لینے میں جلدی کرنا کمینگی ہے۔
- ظالم کو معاف کرنا مظلوموں پر ظلم کرنے کے مترادف ہوتا ہے۔
- خوبصورتی اور بدصورتی کا معیار کردار کی عظمت پر ہے۔

روزنامہ راشٹریہ سہارا
ROZNAMA RASHTRIYA SAHARA LUCKNOW

آن لائن گیمبلنگ اور نوجوان

گزشتہ کئی ہفتوں سے جاری سیاسی ہنگامہ آرائی اور لیڈروں کے نت نئے رنگا رنگ بیانات نے سلگتے ہوئے معاشرتی مسائل کو آنکھوں سے اوجھل کر رکھا ہے۔ اس درمیان کل خبر آئی کہ انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ نے بالی ووڈ کی معروف اداکارہ شلپا شیٹی کے شوہر راج کندرا کی تقریباً 100 کروڑ روپے کی جائیداد ضبط کرلی ہے۔ اس پر ایک کمپنی کے نام پر کرپٹو کرنسی اور بٹ کوائن سے لوگوں کو دھوکہ دینے اور ہزاروں کروڑ روپے کے فراڈ میں ملوث ہونے کا الزام ہے۔ راج کندرا کے بقول ایک تاجر نے لیکن وہ کئی طرح کے غیر قانونی معاملات میں ملوث رہ چکا ہے۔ اس سے پہلے پورنوگرافی کے معاملہ میں اسے جیل کی سزا بھی ہو چکی ہے۔ تازہ معاملہ بٹ کوائن اور کرپٹو کرنسی سے جڑا ہوا ہے۔ راج کندرا نے کچھ عرصہ قبل بٹ کوائن کی شکل میں 6,600 کروڑ روپے کی خطیر رقم جمع کی تھی۔ یہ رقم سرمایہ کاروں سے بٹ کوائن کی شکل میں ہر ماہ 10 فیصد منافع کے جھانسے دے کر ساتھ اکٹھی کی گئی۔ راج کندرا نے سرمایہ کاروں کو کرپٹو اثاثہ میں خاطر خواہ منافع کی امید دلائی تھی لیکن بعد میں اس نے سرمایہ کاروں کو دھوکہ دیتے ہوئے بٹ کوائن کو غیر واضح آن لائن والٹ میں چھپا دیا۔

بٹ کوائن اور کرپٹو کرنسی میں سرمایہ کاری دراصل جوے کی ہی ایک شکل ہے جو آج ہندوستان کے ہر گلی کوچے میں کھیلا جا رہا ہے۔ قانوناً جوا، سٹہ ہندوستان میں قابل مواخذہ ہے اور پبلک گیمبلنگ ایکٹ 1867 کے تحت سٹہ لگانا اور جوا کھیلنا جرم ہے۔ چونکہ اس قانون کا اطلاق صرف راست جوا سٹہ پر ہے اس لیے آن لائن ہونے والی گیمبلنگ پر اس کا اطلاق نہیں ہوتا ہے جس کا فائدہ اٹھا کر آج راج کندرا جیسے لوگ کرپٹو کرنسی، بٹ کوائن، آن لائن بیٹنگ پلیٹ فارم زاور انہیں کے ذریعہ بالواسطہ سٹہ بازی اور جوا کا دھندہ چلا رہے ہیں۔

حیرت کی بات تو یہ بھی ہے کہ ملک کے معروف فلم اداکار اور کرکٹ کے مقبول ترین کھلاڑی سٹہ بازی اور جوا کو مشتہر کر رہے ہیں۔ چند برسوں پہلے حکومت ہند نے آن لائن سٹے بازی کے اشتہارات پر قانونی طور سے پابندی عائد بھی کی تھی، اس کے باوجود یہ نام نہاد ستارے سوشل میڈیا کے ذریعہ آن لائن گیمنگ کے نام جوا سٹہ، کرپٹو کرنسی، بٹ کوائن، تاش وغیرہ کی دھڑلے سے تشہیر کر رہے ہیں۔ ان کی جانب سے اس طرح کی غیر قانونی سرگرمیوں کی بھرمار تو شیق لوگوں کو ایسے جال میں پھنسا رہی ہے جہاں سے ان کا نکل نکلنا ایک معجزہ ہی ہوتا ہے۔ خاص طور سے ملک کی نوجوان نسل حرکت شکار ہو کر ایسی قبیح عادت میں مبتلا ہو جاتی ہے جو اس کے خواب محل کی مسماری اور زندگی کی تباہی پر منتج ہوتی ہے۔

آج ہندوستان کے کروڑوں نوجوان آن لائن گیمبلنگ کے ان دیکھے جال میں پھنسے ہوئے ہیں۔ ایک جائزہ کے مطابق تقریباً 86 فیصد نوجوان جوے کی کسی نہ کسی سرگرمی میں ملوث ہیں جبکہ 52 فیصد بالغ لڑکیوں میں حصہ لیتے ہیں۔ فوری طور پر بھاری منافع اور راتوں رات امیر بننے کی لالچ میں کرپٹو کرنسی اور بٹ کوائن میں سرمایہ لگا رہے ہیں۔ لیکن جب حقیقت سامنے آتی ہے تو پتہ چلتا ہے سائبر جہل سازوں نے ان کا تمام سرمایہ لوٹ لیا ہے، گھر نیلام ہو گئے ہیں۔

آج ملک کے تقریباً ہر شہر میں آن لائن سٹہ، جوا کھیلا جا رہا ہے۔ کہیں لاٹری کے نام پر تو کہیں کرپٹو کرنسی اور بٹ کوائن کی خریداری اور سرمایہ کاری کے نام پر یہ غیر قانونی سرگرمی جاری ہے اور اس کے ذریعہ سائبر جہل سازعقل کو حیران کر دینے والے فراڈ بھی کر رہے ہیں۔ کہیں فون کال کے ذریعہ، کہیں میسج کے ذریعہ اور کہیں سوشل میڈیا ایپس پر چیٹنگ کے ذریعہ یہ جہل سازی ہو رہی ہے۔ مغربی بنگال کے پڑوس میں واقع جھارکھنڈ کا 'جامتاڑا گینگ' آج پورے ہندوستان میں سائبر جہل سازی کا سب سے بڑا گینگ مانا جا رہا ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ اس علاقہ کا تقریباً ہر نوجوان آن لائن مجرم بن چکا ہے۔ اس جگہ کی نشاندہی کے باوجود وہاں سے سائبر فراڈ کیلئے کی جانے والی ہزاروں ٹیلی فون کالز کا کوئی سراغ نہیں مل پاتا ہے۔ حیران کن بات تو یہ بھی ہے ڈیجیٹل انڈیا میں مرکز اور ریاستی حکومتوں کی آنکھوں کے سامنے پورے زور شور سے جاری دھوکہ دہی اور اس سائبر کرائم کی روک تھام کیلئے کوئی خاص سنجیدگی نظر نہیں آ رہی ہے۔ شبہ یہ ہوتا ہے کہ کہیں ایسا تو نہیں کہ حکومت آن لائن گیمبلنگ کے دائرہ میں لا کر اس سے لیکس ٹیکس کا منصوبہ بنائے۔ بیٹھی ہوئی راج کندرا جیسے لوگ ملک کے کروڑوں نوجوانوں کی زندگی کیوں نہ برباد کر دیں۔

ضرورت ہے کہ ایسی سرگرمیوں کے خلاف باقاعدہ قانون سازی کی جائے اور صرف راج کندرا ہی نہیں آن لائن گیمبلنگ، آن لائن تاش، جوا، سٹے کے اشتہارات کرنے والے نام نہاد فلمی اور کھیل ستاروں کے خلاف بھی کارروائی کی جائے اور نوجوانوں کو ان کے سحر سے نکال کر ان کی زندگی بچائی جائے۔

edit2sahara@gmail.com

انتخابی منشور اور روزگار سے متعلق چیلنجز

ڈاکٹر جاوید عالم خان

لوک سبھا انتخابات کے پیش نظر تقریباً تمام بڑی سیاسی پارٹیوں نے اپنے انتخابی منشور جاری کر دیے ہیں۔ بی جے پی کے انتخابی منشور میں غریب، کسان، عورتیں، بزرگ، نوجوان اور مڈل کلاس کے طبقے کی ترقی کا وعدہ کیا گیا ہے اور ان وعدوں کو گارنٹی کا نام دیا گیا ہے۔ اسی طرح کانگریس، انڈیا اتحاد کی تمام پارٹیوں نے مہنگائی، بیروزگاری اور معاشی غیر برابری جیسے مسائل کو زیادہ توجہ دی ہے اور یہ وعدہ کیا ہے کہ حکومت میں آنے کے بعد وہ ان مسائل کو حل کریں گی۔ گزشتہ سال مرکزی حکومت نے روزگار سے متعلق کچھ اہم اعداد و شمار جاری کیے تھے جو یہ بتاتے ہیں کہ ملک میں بیروزگاری کی شرح میں کمی آئی ہے مگر روزگار کے معیار میں بتدریج گراوٹ آ رہی ہے۔ اعداد و شمار یہ بھی بتاتے ہیں کہ 2017 سے لوگوں کی ماہانہ آمدنی میں بالکل اضافہ نہیں ہوا ہے۔ ملک کے اندر روزگار سے متعلق اعداد و شمار پیریوڈک لیبر فارس سروے کے ذریعہ اکٹھا کیے جاتے ہیں جو کہ مرکزی وزارت برائے اسٹیٹکس اور پروگرام امپلیمنٹیشن کے تحت کام کرتا ہے۔ عوامی سطح پر روزگار اور بیروزگاری سے متعلق اعداد و شمار پی ایل ایف ایس کی سالانہ رپورٹ میں 18-2017، 19-2018 اور 20-2019 کیلئے مہیا کرائے گئے ہیں، اس سے پہلے اس طرح کے اعداد و شمار نیشنل سیمپلنگ آفس کے ذریعہ مہیا کرائے جاتے تھے جس کی میعاد جون سال کیلئے ہوتی تھی اور اس کے ذریعہ گزشتہ سروے 12-2011 میں کرایا گیا تھا۔

پی ایل ایف ایس نے اکتوبر 2023 میں جولائی 2022 سے جون 2023 کے درمیان روزگار اور بیروزگاری سے متعلق اعداد و شمار جمع کیے ہیں۔ اس کے ذریعہ تین ماہ کی بنیاد پر شہری علاقوں میں لیبر مارکیٹ سے متعلق مختلف اشاریوں میں جو تبدیلیاں ہوئی ہیں، اس کے اعداد و شمار اکٹھے کیے جاتے ہیں، اس کے ساتھ دیہی اور شہری علاقوں میں لیبر فورس سے متعلق تمام اشاریوں کا سالانہ تخمینہ جمع کیا جاتا ہے۔ ان اعداد و شمار کو جمع کرنے کیلئے سروے قومی اور صوبائی سطح پر منعقد کیے جاتے ہیں۔ اس سروے کی میعاد موجودہ سال کی یکم جولائی سے شروع ہو کر اگلے سال کی 30 جون کے درمیان تک ہوتی ہے۔ پی ایل ایف ایس کی سالانہ رپورٹ کے مطابق تین طرح کے اعداد و شمار اکٹھے کیے جاتے ہیں، اس میں لیبر فورس کی شمولیت کی شرح، کام کرنے والی آبادی کی شرح اور بیروزگاری کی شرح شامل ہے، یہ اعداد و شمار عام طور پر 15 سال اور اس سے اوپر کے لوگوں کے روزگار کی صورتحال پر اکٹھے کیے جاتے ہیں۔ اگر کام کرنے والی آبادی کی شرح کا تجزیہ کیا جائے تو یہ پتا چلتا ہے کہ اس کی شرح 18-2017 میں 46.8 تھی جو کہ بڑھ کر 21-2020 میں 52.6 فیصد ہو گئی ہے۔

جہاں تک بیروزگاری کی شرح کا معاملہ ہے وہ اس وقت ملک کے تمام حلقوں میں موضوع بحث ہے۔ اس کے تحت گزشتہ سال جن لوگوں نے کام مانگا تھا، وہ کام حاصل کرنے میں ناکام رہے، ان کے تناسب کو بے روزگاری کی شرح کہا جاتا ہے۔ اعداد و شمار یہ بتاتے ہیں کہ اس کے اشاریہ میں کمی آئی ہے، یہ گزشتہ سال کے مقابلے 6.6 فیصد سے گھٹ کر 5.1 فیصد ہو گئی ہے، اس کا مطلب یہ ہوا کہ جن لوگوں نے کام مانگا تھا، ان کی 5 فیصد آبادی کام حاصل نہیں کر سکی ہے۔ جہاں تک کام کرنے والی آبادی کا سوال ہے تو اس کے اندر کام مانگنے والوں کی شرح گھٹ بڑھ رہی ہے۔ یہ اشاریہ یہ بتانے کی کوشش کرتا ہے کہ کل آبادی میں کتنے لوگ برسر روزگار ہیں۔ جہاں تک عورتوں کی لیبر فورس میں شمولیت کا سوال ہے تو موجودہ اعداد و شمار یہ بتاتے ہیں کہ ان کا تناسب دھیرے دھیرے بڑھ رہا ہے اور ان کے کام کرنے کی شرح 20-2019 اور 23-2022 کے درمیان بہتر ہوئی ہے۔ پی ایل ایف ایس رپورٹ کے مطابق تین طرح کے کام مارکیٹ میں مہیا کرائے جاتے ہیں خود روزگاری، مستقل مزدوری اور غیر مستقل مزدوری۔ ان تینوں اقسام کے تحت کورونا کے دوران ماہانہ آمدنی کم ہو گئی تھی لیکن اس کے بعد اس میں معمولی اضافہ ہوا ہے۔ گزشتہ چھ سالوں میں آمدنی کے ماہانہ اضافے اور بڑھتی ہوئی مہنگائی سے موازنہ کیا جائے تو 2019 سے لوگوں کی آمدنی میں کمی آئی ہے۔ کیونکہ مہنگائی کی شرح مستقل 4 فیصد سے زیادہ رہی ہے۔ اپنا روزگار کرنے والوں کی آمدنی 18-2017 میں 12318 روپے تھی جو کہ 23-2022 میں 13343 روپے ہے۔ مستقل کام کرنے والے لوگوں کی مزدوری 2018 میں 19405 روپے تھی وہ 23-2022 میں 20039 روپے ہے۔ غیر مستقل طور پر کام کرنے والے لوگوں کی مزدوری 19-2018 میں 6959 روپے تھی وہ 23-2022 میں 7897 روپے ہے۔

خود روزگاری کے سیکٹر میں 18-2017 میں 52.2 فیصد لوگ کام کر رہے تھے 23-2022 میں بڑھ کر 57.3 فیصد ہو گئی ہے، انہی سالوں کیلئے عورتوں میں یہ شرح 51.9 تھی جو بڑھ کر 23-2022 میں 6.3 فیصد ہو گئی ہے۔ مستقل اور غیر مستقل طور پر کام کرنے والے لوگوں کی شرح میں 18-2017 اور 23-2022 کے دوران کمی آئی ہے۔ غیر مستقل کام کرنے والے لوگوں کی شرح 18-2017 میں 24.9 فیصد تھی جو گھٹ کر 23-2022 میں 21.8 ہو گئی ہے۔ مستقل کام کرنے والے لوگوں کی شرح 18-2017 میں 22.8 فیصد تھی جو 23-2022 میں کم ہو کر 20.9 فیصد ہو گئی ہے۔ یہ اعداد و شمار بتاتے ہیں کہ خود روزگاری میں اضافہ ہوا ہے لیکن مستقل اور غیر مستقل طور پر کام کرنے والے لوگوں میں کمی آئی ہے۔ یہاں پر یہ بات قابل ذکر ہے کہ عورتوں میں خود روزگاری کی شرح میں اضافہ ہوا ہے۔ تجزیہ سے یہ بھی پتا چلتا ہے کہ جیسے جیسے معاشی صورتحال بہتر ہوگی، اسی کے حساب سے ذکورین میں مزدوروں کی مزدوری میں بھی اضافہ ہوگا۔ لیکن ابھی یہ کہنا مشکل ہے کہ یہ نتیجہ کب تک حاصل کیا جا سکتا ہے۔ عالمی سطح پر عام طور پر یہی دیکھا گیا ہے کہ معاشی ترقی میں اضافہ کی وجہ سے لوگوں کی آمدنی میں اضافہ ہوتا ہے لیکن ہندوستان میں یہ تجربہ بالکل مختلف ہے۔ گزشتہ کئی سالوں میں زراعت کے شعبے میں روزگار کا اضافہ ہوا ہے، جبکہ صنعت کے سیکٹر میں روزگار میں کمی آئی ہے۔

عالمی بینک کی رپورٹ کے مطابق نوجوانوں کے اندر بیروزگاری کی شرح 23 فیصد ہے جبکہ چین اور انڈونیشیا میں 13 فیصد، ملیشیا میں 11.7 فیصد، ویتنام میں 7.4 فیصد اور سنگاپور میں 6 فیصد ہے۔ لہٰذا تمام سیاسی پارٹیوں کے ذریعے نوجوانوں میں بڑھتی ہوئی بیروزگاری کو دور کرنے کیلئے مضبوط پالیسی اقدامات کرنے چاہیے۔

مرکزی حکومت نے بیروزگاری کو دور کرنے اور روزگار کے مواقع کو بڑھانے کیلئے وقتاً فوقتاً کئی سارے پالیسی اقدامات کیے ہیں، کورونا کے دوران مرکزی حکومت نے آتم نربھر بھارت پیکیج کا اعلان کیا تھا جس کے تحت 27 لاکھ کروڑ اضافی فنڈ مہیا کرانے کا وعدہ کیا گیا تھا۔ اس پیکیج کے تحت طویل مدتی پالیسی، اسکیمیں اور پروگرام کے ذریعہ ملک کو خود انحصار بنانے اور روزگار کے مواقع پیدا کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔ مزید کہ 7 اکتوبر 2020 کو حکومت نے آتم نربھر بھارت روزگار یوجنا کی شروعات کی جس کا مقصد روزگار دینے والوں کی حوصلہ افضائی کرنا تھا تاکہ وہ نئے روزگار کے مواقع پیدا کر سکیں۔ اس کے ساتھ ہی کورونا کے دوران جو روزگار ختم ہو گئے تھے، ان کی بحالی اور مالی مدد کرنے والوں کو سماجی تحفظ مہیا کرانا تھا۔ حکومت کے اعداد و شمار کے مطابق جون 2022 تک 1.49 لاکھ کمپنیوں میں 5949 لاکھ لوگوں نے اس کا فائدہ اٹھایا ہے۔

خود روزگاری کے مواقع پیدا کرنے کیلئے مرکزی حکومت نے پردھان منتری مدرا یوجنا کی شروعات کی، اس یوجنا کے تحت بغیر کسی ضمانت کے 10 لاکھ روپے تک کا قرض چھوٹے بزنس کرنے والوں کو مہیا کرایا جاتا ہے تاکہ وہ اپنے بزنس کے دائرہ کو بڑھا سکیں، اس کے علاوہ حکومت 60 لاکھ نئی نوکریوں کو پیدا کرنے کیلئے پیداوار سے متعلق جوصلہ افزائی اسکیم نافذ کر رہی ہے۔ 2020 میں مرکزی حکومت نے غریب کلیان روزگار یوجنا کی شروعات کی جس کا مقصد اترپردیش، راجستھان، اوڈیشہ، مدھیہ پردیش، جھارکھنڈ اور بہار کے 116 اضلاع میں جو لوگ شہروں سے واپس اپنے گاؤں آئے تھے، ان کو روزگار کے مواقع فراہم کرنا تھا۔ اس کے تحت حکومت نے 9293 کروڑ روپے خرچ کیے تھے۔ مرکزی حکومت نے پردھان منتری گتی شکتی پروگرام کی شروعات کی جس کا مقصد معاشی ترقی کو مزید تقویت دینا تھا، اس کے تحت حکومت نے روڈ، ریل، ایئرپورٹ، بندرگاہ، ٹرانسپورٹ، انفراسٹرکچر اور پانی کے راستوں پر خاص زور دیا گیا تھا۔ حکومت نے مزید روزگار کے مواقع پیدا کرنے کیلئے پردھان منتری روزگار یوجنا، منریگا، گرامین ٹوئیل یوجنا اور نیشنل لائیوہڈ مشن کے ذریعہ روزگار کے مواقع پیدا کرنے کی کوشش کی۔ اس کے علاوہ بائک اور مختلف کوششیں روزگار کے مواقع کو بڑھانے کیلئے کی گئی ہیں جیسے کہ اسٹارٹ اپ انڈیا، اسٹینڈ اپ انڈیا و ڈیجیٹل انڈیا، اسمارٹ سٹی مشن، امرت اور سب کیلئے گھر مہیا کرنا شامل ہیں۔ ان تمام کوششوں کے باوجود ملک کے سامنے سب سے بڑا چیلنج نوجوانوں کے سامنے بڑھتی ہوئی بیروزگاری ہے۔

عالمی بینک کی رپورٹ کے مطابق نوجوانوں کے اندر بیروزگاری کی شرح 23 فیصد ہے جبکہ چین اور انڈونیشیا میں 13 فیصد، ملیشیا میں 11.7 فیصد، ویتنام میں 7.4 فیصد، جنوبی کوریا میں 7 فیصد اور سنگاپور میں 6 فیصد ہے۔ لہٰذا تمام سیاسی پارٹیوں کے ذریعے نوجوانوں میں بڑھتی ہوئی بیروزگاری کو دور کرنے کیلئے مضبوط پالیسی اقدامات کرنے چاہیے۔

(مضمون نگار انسٹیٹیوٹ آف پالیسی اسٹڈیز اینڈ ایڈوکیسی سے وابستہ ہیں۔)

jawedalamk@gmail.com

دو ٹوک

ایشوز کا تجزیہ ضروری

اکھیلیندر آریندو

حالیہ انتخاب میں بے روزگاری، مہنگائی اور ترقی اہم ایشوز کے طور پر حاوی رہنے والے ہیں۔ یہ ایشوز ووٹروں کے لیے اپنا ممبر پارلیمنٹ منتخب کرنے میں کام میں آئیں گے۔ گزشتہ پانچ سال میں ملک کے حالات میں کتنی بہتری آئی اور عوام کی فلاح و بہبود کے لیے مرکز اور ریاستی حکومتوں نے عوام کی بہتری کے لیے کتنی ذمہ داری سے کام کیے، یہ بھی رائے دہندگان پر اثر انداز ہوگا۔ اسی طرح 2019 میں این ڈی اے حکومت نے کن اعلانات اور وعدوں کو پورا کیا اور کون سے اعلانات این ڈی اے مرکز اور اس کی ریاستی حکومتیں پورا کرنے میں ناکام رہیں، اس بار کے عام انتخاب میں عوام کے ان سارے ایشوز پر غور کر کے ووٹ ڈالنے کی بات حالیہ سروے میں آئی ہے۔

حالیہ سروے کے مطابق نوکری اور بے روزگاری کا ایشو لوگوں کے لیے سب سے اہم رہنے والا ہے۔ تمام ایسے لوگوں کی رائے ہے کہ معیشت پر ریاست اور مرکزی حکومت کو سب سے زیادہ غور کرنے کی ضرورت ہے۔ کیوں کہ عدم مساوات میں اضافہ ہوا ہے۔ وہیں پرسروے میں خواتین کو روزگار کے مواقع کم ہونے کی شکایت ہے۔ بے روزگاری کے علاوہ مہنگائی کا ایشو سب سے اہم ہے۔ روزمرہ کی اشیاء میں اضافہ نے بھی عام لوگوں میں خاصی ناراضگی ہے۔ خاص کر غریب، دیہی اور مزدوری کر کے کنبہ کی کفالت کرنے والے مزدوروں میں۔ لوئر ڈیول اور مڈل کلاس کو بھی مہنگائی کے تعلق سے سب سے زیادہ شکایت ہے۔

اجولا اور مفت راشن اسکیم سے ہندوستان میں روزگاری، مہنگائی اور مسلسل قیمتوں میں اضافہ ہے۔ مہنگائی میں کچھ کمی ہے، لیکن پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں کو بھی عملی شکل دینی ہوگی۔ اسی طرح کروڑوں غریبوں کو بہت اثاثی سوریہ گھر یوجنا کے تحت 300 یونٹ مفت بجلی کے علاوہ اسٹارٹ اپ کے ذریعہ روزگار دینے کی قواعد کی گئی۔ پھر بھی نوکری اور بے روزگاری کا ایشو اس الیکشن میں اس طرح سے چھایا گیا ہے شاید اس کے پہلے اس پر لوگ اتنے ناراض نہیں تھے۔ اس لیے کوئی بھی اعداد اقتدار میں آئے اس کے سامنے کروڑوں نوجوانوں کو روزگار دینے اور مہنگائی کو کم و متحکم رکھنے کا چیلنج ہوگا ہی۔

لوک سبھا الیکشن میں محض بے روزگاری اور مہنگائی کے ایشوز کو اپوزیشن کے ذریعہ ہوا دینا انصاف پر مبنی نہیں کہا جا سکتا ہے۔ پھر بھی الیکشن کی اس ہلچل میں کون سے ایشوز مؤثر ہوں گے اور کون سی حصولیابیوں کو عوام اہمیت دیتے ہیں، یہ تو نتیجہ آنے پر پتا چلے گا، لیکن عوام اس وقت فیصلہ کن کردار میں ہیں، جو فیصلہ لیں گے اپنا اچھا۔ برا سمجھ کر ہی لیں گے۔

بی جے پی کا انتخابی منشور وزیراعظم مودی نے جاری کرتے ہوئے کہا کہ انہیں اگر پانچ سال اور ملتے تو وہ ہندوستان کو دنیا کی تیسری معیشت والا ملک بنانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑیں گے، لیکن گزشتہ دس برسوں میں ملک میں کئی سطحوں پر تبدیلیاں ہوئی ہیں۔ کروڑوں نئے نوجوان ووٹر اس بار کے الیکشن میں اپنے ووٹ کا استعمال کریں گے۔ ان نوجوان رائے دہندگان کا اعتماد حاصل کرنا ایک چیلنج ہی ہے۔ وہ روزگار چاہتے ہیں۔ مرکز میں حکومت بنانے والے اتحاد کو ان نوجوان رائے دہندگان کی خواہش کو ہر حال میں پورا کرنا ہی ہوگا۔ اسی طرح خواتین بھی تحفظ کے ساتھ ملازمت بھی چاہتی ہیں۔ وہ آگے بڑھنا چاہتی ہیں اور اس میں مرکزی حکومت سے اپنی بہتری کے لیے امید بھی وابستہ کیے ہوئے ہیں۔ اس لیے این ڈی اے (بی جے پی) اور کانگریس یعنی انڈیا اتحاد دونوں خواتین کی معاشی حالت کو مضبوط کرنے کی بات اپنے انتخابی منشور میں کرتے نظر آتے ہیں۔ ویتنام جیسے ملک کی شبیہ دنیا میں پہلے سے بہتر ہوتی ہے۔ کشمیر ایشو بھی ایک حد تک میں حل کر لیا گیا۔ مسلم خواتین کے تین طلاق جیسے قانون کو ختم کر دیا گیا۔ برطانوی راج کے تمام غلامی کو ختم رکھنے والے قوانین کو ختم کر دیا گیا یا تبدیل کر دیا گیا۔ یہ آزادی کے بعد مودی سے پہلی حکومت کے تحت کیا گیا۔ اسی طرح سے نئی تعلیمی پالیسی 20-2019 میں نافذ کی گئی۔ اسے تعلیم کے شعبہ میں ایک انقلاب کے طور پر دیکھا گیا۔

اسی طرح خارجہ پالیسی کا تجزیہ کرنے والوں کا ماننا ہے کہ آزادی کے بعد پہلی بار ہے جب دنیا کے تمام ترقی یافتہ ممالک بھی ہندوستان کے سامنے سرخم (نمسکتے) کرتے نظر آئے۔ جی-20 کی صدارت، ہندی، اردو و بنگلہ کو یا این ہی میں تجربانی زبان کے طور پر منظوری ملنے، ہندوستانی زبانوں کی انگریزی سے زیادہ اہمیت دلانے اور چین کے آگے سینہ تان کے کھڑے ہونے اور روس-یوکرین جنگ میں بالواسطہ ثالثی جیسی تمام حصولیابیاں ہندوستان کی خارجہ پالیسی کا بہتر رہی ہیں۔ یہ حصولیابیاں مرکزی حکومت کی بہتر اور عملی خارجہ پالیسی کا حصہ رہی ہیں۔ اسی طرح دہشت گردی سے پاک ہندوستان کی شبیہ پہلی بار گزشتہ دس برسوں میں دنیا میں بحث کا موضوع رہی ہے۔ انسانوی مقامات (mythological sites) اور سیاحتی مقامات کو ڈیولپ کرنے پر خاص زور دیا گیا۔ بے ایمس اور آئی آئی ایم جیسے اداروں کو کھولنے پر جس طرح سے مرکزی حکومت نے اہمیت دی، اس کا ہی نتیجہ ہے کہ آج صحت اور تعلیم کے شعبہ میں انقلاب نظر آنے لگا ہے۔ اس طرح الیکشن میں محض بے روزگاری اور مہنگائی کے ایشوز کو اپوزیشن کے ذریعہ ہوا دینا انصاف پر مبنی نہیں کہا جا سکتا ہے۔ پھر بھی الیکشن کی اس ہلچل میں کون سے ایشوز مؤثر ہوں گے اور کون سی حصولیابیوں کو عوام اہمیت دیتے ہیں، یہ تو نتیجہ آنے پر پتا چلے گا، لیکن عوام اس وقت فیصلہ کن کردار میں ہیں، جو فیصلہ لیں گے اپنا اچھا۔ برا سمجھ کر ہی لیں گے۔

تجزیہ

آئینہ

جو غرہ کے ساتھ عربوں کی رہی ہے بے حسی
کچھ تو اس کا آسمانوں سے جواب آنا ہی ہے
ہے محض تنبیہ یہ طوفانی بارش تو ابھی
گر نہ توبہ کی تو آگے پھر عذاب آنا ہی ہے

ضمیر ہاشمی

موجودہ صورتحال سے مایوسی میں اضافہ

مکرمی!

بین الاقوامی سطح پر اسرائیل کی ظلم و زیادتی اور سفاکیت ختم ہونے کا نام نہیں لے رہی ہے، اس کے حلیف ملکوں میں بھی اس کے خلاف پرزور احتجاج ہو رہے ہیں اور اس کے دوست ممالک کے سربراہ بھی اس کی شرانگیزیوں سے اب باز رہنے کے لیے کہنے پر مجبور ہو گئے ہیں لیکن اس کے باوجود فلسطینیوں پر ہونے والے ظلم و زیادتی میں کوئی کمی نہیں آئی ہے، جبکہ تقریباً چالیس ہزار افراد شہید ہو چکے ہیں جن میں ایک بڑی تعداد بچوں اور خواتین کی ہے۔ لاکھوں افراد زندگی بھر کیلئے معذور ہو گئے۔ نہ جانے کتنی خواتین بیوہ اور بے شمار بچے یتیم ہو چکے ہیں۔ فلسطین کا اتنی نوے فیصد علاقہ پوری طرح تباہ و برباد ہو چکا ہے لیکن ان تمام چیزوں کے باوجود اس درندہ قوم کی درندگی ختم ہونے کا نام نہیں لے رہی ہے، اس کے حملوں میں کوئی کمی نہیں آئی ہے اور چند دنوں قبل اس نے ایرانی سفارت خانے پر بھی حملہ کیا جس کا ایران نے بلکہ چھلکے انداز میں جواب بھی دیا لیکن اس کے باوجود اس کے سدھرنے کا کوئی امکان نظر نہیں آتا اور آج اس نے دوبارہ ایران پر حملہ بول دیا اور اس طرح اس کے غلط ارادے و عزائم بڑھتے ہی چلے جا رہے ہیں۔

ان تمام صورت حال میں اسلامی ممالک اور ان کے حکمرانوں سے مایوسی بڑھتی جا رہی ہے۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ مسلکی منافرت کے بجائے اتحاد کو فروغ دیں۔

سید شاہ واصف حسن واعظی
(سجادہ نشین) خانقاہ عالیہ وارثیہ حسنیہ لکھنؤ

مراسلات

مراسلہ نگار کی رائے سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

سنیل نارائن منفرد طرز کے کھلاڑی

مکرمی!

نارائن ٹی-20 ورلڈ کپ کھیلنے کیلئے ریٹائرمنٹ واپس لے چکے ہیں، کوکا تا نائٹ رائیڈرز کے اس ہرفن مولا کھلاڑی کے اندرون و بیرون ملک لاکھوں پرستاروں کیلئے بڑی خوشخبری ہے۔ بلاشبہ سنیل نارائن ایک منفرد طرز کے کھلاڑی ہیں جو میدان پر اپنے جذبات پر قابو رکھنے میں بھی ماہر ہیں اور وہ بلے بازی، گیند بازی اور فیلڈنگ یعنی کھیل کے ہر شعبہ میں کمال دکھاتے ہیں۔ تاہم نہ وہ نیچری بنا کر اور وکٹ لے کر چھلانگیں لگاتے ہیں اور نہ ہی خود کے آؤٹ ہونے پر منہ بناتے ہیں کیونکہ اعتدال پسندی ان کے مزاج کا طرۂ امتیاز ہے۔ ویسٹ انڈیز کے کھلاڑی روموین پاول نے اعتراف کیا ہے کہ وہ شری نارائن کو فیصلہ بدلنے پر آمادہ کرنے کیلئے مسلسل کوشاں ہیں اور اسی ضمن میں کیرن پولارڈ، ڈوین براوو اور نکولس جیسے اعلیٰ کرکٹر بھی ان کی واپسی کے متمنی و مصر ہیں۔ کیم جون سے ویسٹ انڈیز اور یونائیٹڈ اسٹیٹس کی مشترکہ میزبانی میں شروع ہو رہے 20-T ورلڈ کپ میں شری نارائن کی واپسی سے یقیناً ہندوستانی ٹیم کو مزید اعتماد و استحکام حاصل ہوگا اور ان کے پرستاروں کو انتہائی خوشی۔ امید ہے کہ سنیل نارائن سب کے جذبات کا احترام کرتے ہوئے سکھدوشی سے متعلق اپنا فیصلہ واپس لے لیں گے۔

اظہر علی خاں
شرافت منزل، کوتو الان، رائے بریلی-1

نوٹ: ادارتی صفحے پر شائع مضامین میں مضمون نگاروں کے ذریعہ ظاہر کی گئی آرا ان کی ذاتی ہیں اور ادارہ ان کیلئے کسی طرح سے ذمہ دار نہیں ہے۔

سہارا انڈیا ماس کمیونی کیشن لمیٹڈ کے پرنٹر و پبلشر **ضیاء قادری** نے سہارا انڈیا ماس کمیونی کیشن پریس، سہارا انڈیا ہاؤس، 7 کیپر تھلہ کمپلیکس، جی ٹی کے لکھنؤ میں چھپوا کر شائع کیا۔

Printed & Published by **Zia Qadri**, on behalf of **Sahara India Mass Communication** and Printed & Published at **Sahara India Mass Communication Press**, Sahara India Tower, 7 Kapoorthala Complex, Aliganj Lucknow

ایڈیٹر اینڈ گروپ ایڈیٹر: **عبدالماجد نظامی** ■ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: **ڈاکٹر حمایت حسین جائسی*** Editor & Group Editor: **Abdul Majid Nizami** (editor.nizami@gmail.com) Resident Editor: **Dr. Himayat Hussain Jaisi** (himayat.sahara@gmail.com)

For Editorial/News: simeurdu@gmail.com, ■ **Advertisement(National)**: ■ 9891773434, 9899452476 **Email**: adsahara@gmail.com

فون لکھنؤ دفتر: بی جی ایس، ایڈیٹر بیورو: 2332935، 0522-2332935، 2337777، 2323126، 2337777 (اشتہار)، 2388379، 5367 (سرکولیشن)، شعبہ اشتہارات: 0522-2376356، ای میل: simeurdu@gmail.com - (Lucknow) sime.urdulko@gmail.com ٹیلی فون: دہلی آفس 23352368,23352369

سال: 25 شمارہ: 8880 R.N.I. No 70390/99 ROZNAMA RASHTRIYA SAHARA (LUCKNOW) * اس شمارہ میں شائع شدہ تمام خبروں کے انتخاب اور ایڈیٹنگ کیلئے ذمہ دار

جب الوطنی ○ فرض شناسی ○ ایثار

ہمیں فخر ہے کہ ہم ہندوستانی ہیں